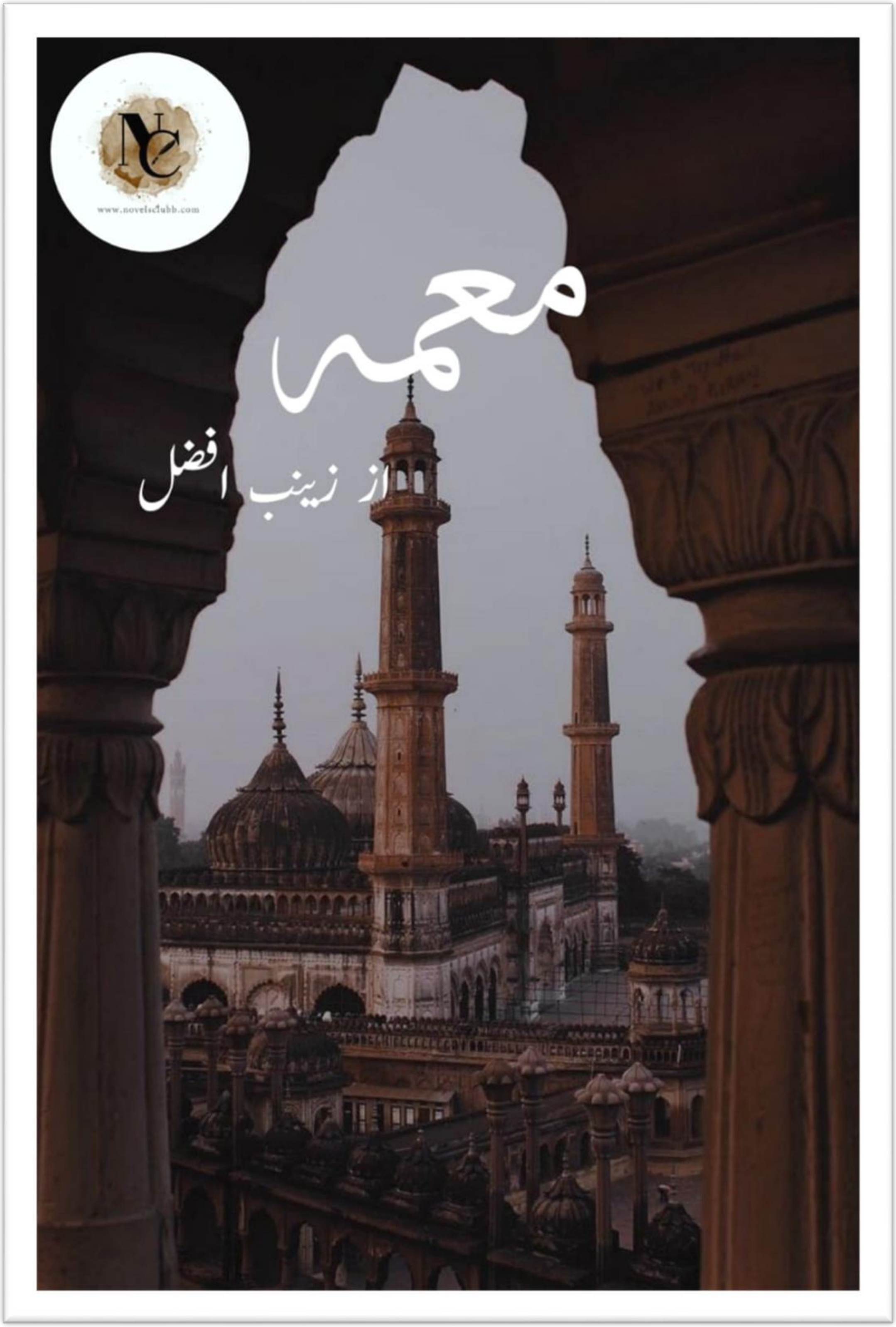
www.novelsclubb.com
معمہ
از زینب افضل

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

معمہ از زینب افضل

www.novelsclubb.com

قسط 5

(پارٹ 1)

پھر کوئی آیا؟ دل زار؟

نہیں، کوئی نہیں!

راہ رو ہو گا، کہیں اور چلا جائے گا-

ڈھل چکی رات!

بکھرنے لگا تاروں کا وہ بار،

www.novelsclubb.com

لڑکھڑانے لگے ایوانوں میں خوابیدہ چراغ

سو گئی راستہ تک تک کہ ہر اک راہ گزار!

اجنبی خاک نے دھندلا دیے قدموں کے سراغ!

(از قلم فیض احمد فیض)

کھڑکی کے پاس وہ دیوار کے ساتھ سر ٹکائے کھڑی تھی۔ ہر سو پھیلی سرد ہوا انسان کو کانپنے پر مجبور کر رہی تھی۔ خاموش فضا میں صرف بادل کے گرجنے اور بارش کی بوندوں کی 'ٹپ ٹپ' کی آواز کانوں تک پہنچ پا رہی تھی۔ کھڑکی کے پار بارش میں بھیگا سب زا اس وجود کی توجہ کا مرکز نہ تھا۔ اس کی آنکھوں کا مرکز کھڑکی پر بہتی، ایک دوسرے سے ٹکراتے وہ ننھے موتی تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں ان کھیلتے بوندھوں کے ساتھ گردش کر رہی تھیں جو ٹیوب لائٹ کی روشنی میں بہت نمایاں

تھے۔اس نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کر انھیں چھونا چاہا لیکن بیچ میں گلاس وال ہونے کے باعث ایسا ممکن نہ ہو سکا۔گلاس وال کے پار وہ چمکتے ہیرے اسے حسرت سے دیکھتے رہ گئے۔اسی طرح ماضی کی حسین یادیں تھیں۔جن کو وہ چھونا چاہتی تھی۔ جن میں وہ کھو جانا چاہتی تھی۔جن میں وہ جذب ہو جانا چاہتی تھی۔لیکن حقیقت کی دیوار بیچ میں حائل ہو گئی تھی۔ایسی ہی دیوار جو خواب کو تعبیر بنن۔۔۔ے سے روکتی ہے۔اور انسان بے بس ہو کر رہ جاتا ہے۔انسان تو بے بس ہی پیدا ہوا ہے لیکن دنیا کی آہو حشمت نے اسے خوش فہمی کے گہرے سمندر میں غوطہ زن کر دیا ہے،اس کی گہرائی نے انسان کی سوچ کا تختہ الٹ دیا ہے۔اور وہ اپنا مستقبل اپنی مرضی کے مطابق گزارنے کا خواہش مند ہے۔لیکن ایسا تو نہیں ہوتا۔کبھی نہیں ہوتا۔۔۔ حقیقت کی چار دیواری سے باہر قدم رکھنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ان چار دیواری سے ٹکرا کر انسان اپنا آپ ہی لہولہان کر لیتا ہے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آتا۔کچھ تلخ حقیقتیں حسین یادوں کی چھاءوں میں اور بھی جان لیوا ہو جاتی ہیں۔اور اس

www.novelsclubb.com

شخص کی حسین یادیں۔۔۔جس کا وجود بزات خود ایک حسین احساس کی مانند تھا، اس کے ساتھ بتائے لمحے حسین تھے، اس کی آواز کا سحر حسین تھا، اس کا ہر انداز حسین تھا، شخصیت کا ہر پہلو حسین تھا۔ایسے لوگ دل پر اتنی بری طرح حاوی ہو جاتے ہیں کہ جب زندگی کی عدالت میں ان سے جدائی کا حکم جاری کر دیا جاتا ہے تو دل کے ہزاروں ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور وہ ابن حوا ان بکھرے ٹکڑوں کو سمیٹنے کی ہر کوشش ہی ترک کر دیتا ہے جیسے سمیٹ کر اور بری طرح بکھر جائیں گے۔ایسی ہی حالت اس وقت اس ساکت وجود کی تھی جو نیلے شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔ وقفے وقفے سے آنکھ سے نکلتیں پانی کی لکیرین اس کے ماضی میں پھر الجھ جانے کی ترجماں ی کرر ہے تھے۔لیکن اس نے ایک دفعہ بھی ان کو صاف نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ منظر دھندلانے لگا تھا، تھوڑی سے ٹپکتے موتی دوپٹے کو گھیلا کرنے لگے لیکن وہ ہنوز ان حسین یادوں کے زیر اثر ساکت کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

"صدافہ بچے!" مسلسل دروازہ بجانے کے بعد جب عائشہ بیگم نے زور سے آواز لگائی تب جا کر صدافہ کی آنکھوں پر سے یادوں کے پردے ہٹنے تھے اور وہ دنیا میں واپس آئی تھی۔ حقیقت کی دنیا میں۔۔۔ہتیلی کی پشت سے آنسو صاف کر کے اس نے گھیلا سانس خارج کیا۔ سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر ایک ہی جست میں سارا پی گئی۔ دروازہ اب اور زور سے بجنا شروع ہو گیا تھا جبکہ وقفے وقفے سے عائشہ بیگم کے پکارنے کی آواز بھی آرہی تھی۔ آنسو اندر دھکیل کر وہ دروازے کی جانب بڑھی اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے ہی عائشہ بیگم پریشانی سے اس کی جانب بڑھیں۔

"کیا ہوا بچے؟ اتنی دیر کیوں لگادی؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری؟" اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہتیں اسے آمنہ بیگم کی یاد دلا گئیں۔ آنکھیں ایک دم پھر سیراب ہو گئیں۔ دل پر کانٹے چبنے لگے۔ زخمی روح اور بکھرے وجود میں اس لمس کی محرومی کا احساس شدت سے اجاگر ہوا تھا۔ تیز تیز سانس لے کر جیسے وہ خود کو نارمل کرنے کی بے زور کوشش کر رہی تھی۔ صدافہ کی بگڑتی حالت دیکھ کر

www.novelsclubb.com

اماں نے اس کو پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اٹھا لائیں۔ان کے ہاتھ سے گلاس پکڑ کر اس نے پینا شروع کیا لیکن تیز چلتی سانس اور ہچکولے لیتے وجود کے باعث شدید کھانسی کا دورا اسے پڑا۔آنکھیں تو پہلے سے بھری پڑی تھیں اس لیے نئے آنے والے مہمانوں کو جگہ دینے کے لیے آنکھوں پر ٹھہرے موتی نیچے لڑھک گئے۔پانی سے بھری ڈبیاں لالی میں رنگنے لگیں۔بے ساختہ اماں نے اس کی پیٹھ سہلائی۔

"آرام سے بچے!"آواز کی نرمی اور ممتا کے سحر کا اثر تھا کہ بے ساختہ صدافہ عائشہ بیگم کے گلے لگ گئی۔ان کے پہلو میں منہ چھپائے اور ہاتھوں کی مٹھیوں میں ان کا دوپٹہ سختی سے دبوچے اس کا وجود کانپ رہا تھا۔عائشہ بیگم کو اس پر بے اختیار بہت ترس آیا۔وہ دن بہ دن بکھرتی چلی جا رہی تھی۔دانین تو خود اپنے وجود کے بکھرے ٹکڑوں کو ڈھونڈنے کی تگ ودو میں تھی لیکن صدافہ نے یہ کوشش ہی نہیں کی تھی یا شاید کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس۔۔بس۔۔۔میری جان!۔۔ایسے نہیں روتے!"آہستگی سے اسے خود سے الگ کر کے دونوں ہاتھوں کے آنگھوٹوں سے اس کے آنسو صاف کیے۔ہاتھ کی پشت سے اس کا گال سہلاتے ہوئے نرمی سے بولیں تو صدافہ نے اپنی نم پلکوں کی بار اٹھائی۔بے پناہ سوجی آنکھیں،کپکپاتے لب اور کمزور وجود،عائشہ بیگم کا دل کٹ کے رہ گیا۔

"اللہ کے فیصلوں کو قبول کرنے میں ہی انسان کی بھلائی ہوتی ہے۔اللہ کے فیصلوں پر احتجاج نہیں کرنا چاہیے۔خود کو تکلیف دے کر اللہ کو ناراض کرو گی تو آخرت میں کیا کرو گی؟"بھوری آنکھوں میں موتی تھم رہے تھے۔صدافہ ساکت سی بس انھیں سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ دنیا تو ہے ہی امتحان!اور ہم یہاں آزمائش کے لیے بھیجے گئے ہیں۔اسی سے نظریں چراءو گی تو اس امتحان میں پاس نہیں ہو پاء گی۔اللہ کی نعمتیں ہمارے پاس امانت ہوتی ہیں۔وہی اس نے واپس لے لیں ہیں تو اس پر یہ آنسو کیسے؟"اماں نے

اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔ صدافہ کچھ نہ بولی۔ دل بہت سے سوال زبان تک پرواز کرنا چاہتے تھے لیکن تکلف کی زنجیروں میں بندھ کر بے مراد واپس لوٹ آتے۔ اس کی خاموشی محسوس کر کے اماں نے اس کا ہاتھ تھاما۔ کمرے میں آتی بادلوں کے گرجنے کی آواز کے باوجود عجیب خاموشی بیچ میں حائل تھی۔۔۔۔ کچھ سنتی ہوئی۔۔۔۔ کچھ سناتی ہوئی۔۔۔

"مجھے پتا ہے اجنبی کی دیوار نے تمہارے بہت سے سوالوں کو قید کر رکھا ہے لیکن یہ دیوار توڑی بھی تو جا سکتی ہے نہ۔ نہیں؟" اماں کی دھیمی آواز صدافہ کے دکھوں پر ٹھنڈی چھاؤں کی طرح پڑ رہی تھی۔ اماں کی بات پر اس نے ہلکا سا سر اثبات میں ہلا دیا جس پر عائشہ بیگم مسکرا دیں۔

www.novelsclubb.com

"ماءل کو تو تم نے اپنی دوست بنایا ہوا ہے اور دانین کو بہن۔ اچھا اب یہ بتاؤں مجھے کیا بناؤں گی؟ دوست یا بہن؟" عائشہ بیگم کے شوخ لہجے پر صدافہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی۔

"مزاق کر رہی ہوں۔ تم مجھے اپنی ماں سمجھ سکتی ہو بلکہ سمجھنا کیا ہے۔ میں ہوں تمہاری ماں۔" عائشہ بیگم نے کہا تو صدافہ گہرا مسکرائی۔ ان کا یہ کہنا اس کے لیے بہت معانی رکھتا تھا۔

"تو ایک ماں ہونے کی حیثیت سے میری ایک خواہش ہے۔ کیا اسے پورا کرو گی؟"

ان کی بات پر صدافہ نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا۔

"جی!"

"میرے بیٹے یوسف شاہ سے نکاح کرو گی؟" عائشہ بیگم کے کہنے پر صدافہ سکتے میں آگئی۔ اسے سمجھ میں نہ آیا۔

"کیا مطلب؟" وہ اس موقعے پر ایسی بات کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"میں جانتی ہوں ایسے موقعے پر مجھے تم سے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن بیٹا یہ نکاح بہت ضروری یو گیا ہے۔ لوگ اکیلی لڑکی کو نوچ کھاتے ہیں۔ طرح طرح کے الزام لگا دیتے ہیں۔ تمہیں ہمارے ساتھ رہنے کے لیے ایک محرم اور محافظ کی

www.novelsclubb.com

ضرورت ہے۔جو تمہاری عزت کی حفاظت کرے گا۔اس لیے میں تم سے پوچھ رہی ہوں۔کیا کرو گی؟"

"مم۔۔میں۔۔میں کیا کہوں؟"

"بیٹا تمہاری زندگی ہے۔اس لیے تمہاری مرضی ہو گی۔"

"آپ کو جو ٹھیک لگے۔"سر جھکائے وہ دھیمی آواز میں کہتی عائشہ بیگم کو پر سکون کر گئی تھی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"پاگل ہو گئی ہو؟ایسا کچھ نہیں ہے۔"سانی پہلے تو اس کی بات پر گڑبڑا گیا لیکن جلد ہی خود کو سنبھالتا ہوا بولا۔اس کی بات پر دانین نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا؟ واقعی؟ چلو ٹھیک ہے پھر ماءل کا ایک پرپوزل آیا ہوا ہے میں اماں سے کہتی ہوں کہ ماءل سے پوچھ کر انھیں ہاں کر دیں۔" دانین اٹھتے ہوئے بولی اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

"تم سمجھ کر نا سمجھ کیوں بن رہی ہو؟" سانی کی دھیمی آواز پر دانین کے باہر جاتے قدم رکے تھے۔ آہستگی سے گردن موڑ کر اس نے دیوار کو گھورتے سانی کو دیکھا۔

"اور تم جان کر انجان کیوں بن رہے ہو؟" دانین کی بات پر سانی نے آنکھوں کا زاویہ بدل کر اس کی جانب دیکھا لیکن بولا کچھ نہیں۔ خاموشی جیسے دانین کو سانی کے دل کی کہانی سنا رہی تھی جبکہ دل کے ڈر کو ان آنکھوں نے بیاں کر دیا تھا۔

دانین کے تاثرات یکدم بدلے تو سانی نظریں چرانے پر مجبور ہو گیا۔ کیا گفتگو تھی؟ جس میں سوال اور جواب دونوں کی گواہ خاموشی بن کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم؟۔۔ تم اماں کی وجہ سے؟۔۔ بھروسہ؟۔۔ ڈر؟۔۔۔ کیا مطلب؟۔۔ کہہ دو سانی جو میں سمجھ رہی ہوں وہ غلط ہے۔" لیکن سانی کا نظریں چرانہ جیسے ہر بات پر

یقینی کی مہر لگا رہا تھا۔بے یقینی ان آنکھوں میں سموئے وہ ابھی بھی حیران تھی یا شاید بے یقین۔

"دانی مجھے شرم آتی ہے یہ بات کرتے ہوئے۔ڈر لگتا ہے مجھے۔اماں مجھے بیٹا مانتی ہیں اور صفی۔۔صفی اپنا سگا بھائی۔میں ان سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہوں گا۔اور ماءل؟۔۔۔وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں؟۔۔میں تو اپنی ہی نظروں میں گر جاءوں گا۔"کرب سے بولتے ہوئے سانی نے سر اٹھا کر سامنے کھڑی دانین کو دیکھا جو اسے بغور سن رہی تھی۔

"دانی!میرا یقین کرو۔میں نے کبھی اس پر بری نظر نہیں رکھی۔نہ ہی کبھی کوئی فضول سوچ دماغ میں لایا ہوں۔کبھی دل کے جذبات کو دماغ اور زبان تک پرواز کرنے نہیں دیا۔دل تک محدود کر کے رکھ دیا۔سچ میں دانین!"بے چینی سے کہتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔دانین خاموش تھی۔خاموشی

سے سانی کے آنکھوں اور چہرے سے پھوٹتے خوف کو بخوبی دیکھ رہی تھی۔دانین کی خاموشی نے جیسے سانی کے خوف میں گویا اضافہ کر دیا تھا۔

"دانی۔۔"

"بس سانی! بہت سن لیا میں نے۔تم ہمیں اپنا نہیں سمجھتے؟ابھی بھی غیروں کی فرست میں ڈالتے ہو؟"

"نہیں دانی ایسا بات نہیں ہے۔میں تو۔۔"۔

"کیا میں تو؟تم؟۔۔مطلب سانی سچ میں؟تم نے ایسا سوچا بھی کیسے؟کیسے سوچ لیا کہ میں اپنے بھائی کی نیت پر شک کروں گی؟سانی!۔۔۔مجھے بہت افسوس ہوا!"

خفگی سے کہتی ہوئی دانین باہر جانے لگی تھی جب تیزی سے سانی اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

"دانی باخدا میرا وہ مطلب نہیں تھا۔تم لوگ میرے لیے خدا کے دیے گئے سب سے انمول اور قیمتی رشتے ہو جس نے مجھے اس دنیا میں بے شناخت نہیں رکھا۔نہ

www.novelsclubb.com

رشتوں کا بھکاری۔ میں انھیں کھونے سے ڈرتا ہوں۔ بس اور کوئی بات نہیں ہے۔ دانی تم لوگ میری زندگی ہو۔ اگر میں اس وقت یہاں کھڑا ہوں تو صرف تم لوگوں کی وجہ سے ورنہ امی ابو کی وفات کے بعد کب کا گھٹ گھٹ کر مر جاتا۔ کسی کو پتا بھی نہیں چلتا!"آنکھوں نمی لیے وہ اضطراب کی کیفیت میں بول رہا تھا جبکہ اس کی آخری بات پر دانین نے بے ساختہ کہا۔

"اللہ نہ کرے سانی! کیا فضول بول رہے ہو؟"دانین کے گھور کر کہنے پر سانی نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیا۔

"اچھا اچھا! کیا ہو گیا؟ سامنے تو کھڑا ہوں۔ اتنی جلدی چھوڑ کر نہیں جا رہا۔"سانی کے مسکراتے لہجے پر دانین نے اس کے بازو پر چپت لگائی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بتاؤں رشتہ مانگوں اماں سے؟"دانین کی بات پر سانی نے اسے مصنوعی گھورا۔

"تم۔۔۔" ابھی وہ بات مکمل کرتا لیکن دروازے کے پاس کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ ساکت ہو گیا۔الفاظ منہ میں ہی غم ہو گئے۔سانی کے تاثرات دیکھ کر دانین نے گردن موڑ کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کی مسکراہٹ بھی سمٹ گئی۔

"اماں۔۔۔" دانین نے بات کرنا چاہی لیکن وہ سانی کو خفگی سے دیکھتی ہوئیں چپ چاپ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔سانی نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

"جاؤ سانی! اور سب کھل کر بتا دینا۔امنا کر ہی کمرے سے نکلنا۔" دانین کی بات پر سانی نے گہرا سانس لے کر سر اثبات میں ہلا دیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

www.novelsclubb.com

سورج کی تیز کرنوں کے سائے میں وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے بہت تیز بھاگ رہے تھے۔ایک کھلکھلا رہا تھا جبکہ دوسرے کے تاثرات سخت بے چینی کی کیفیت بیاں کر رہے تھے۔ماتھے اور کہانیوں سے پسینہ بوند بوند ٹپک رہا تھا۔ تیز

بھاگتے دونوں جوتے تلے زمین کو پیچھے چھوڑتے ہوئے مٹی کو اڑا رہے تھے۔ شدید گرمی اور سورج کی تپش کو نظرانداز کرتے وہ اپنے کھیل میں مگن تھے۔ بار بار قمیض کے بازو سے ماتھے سے پھسلتے پانی کو جذب کرتے۔ ان کے مسلسل دوڑنے کے باعث مٹی جیسے ہوا میں برابر کی شریک دار ہو گئی۔ دفعتاً آگے بھاگتے بچے کا پاءوں پتھر کی وجہ اڑا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور زمین بوس ہو گیا۔ جبکہ اس کے پیچھے بھاگتے بچے کے قدم یکدم رکے۔ چہرے پر بے چینی کی جگہ فکر اور پر نشانی نے لے لی۔ اضطرابی کیفیت میں وہ اس کے جانب دوڑا جو زمین پر بیٹھا اب درد سے کرہا رہا تھا۔

"تم۔۔ تم ٹھیک ہو؟۔۔ زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟۔۔۔" اس کے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے وہ فکرمندی سے بولا تو اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے بس سمندر بہنے کو تیار کھڑا تھا۔ چہرے پر تکلیف کے

www.novelsclubb.com

تاثرات سجائے وہ اپنا نچھلا لب دباتے جیسے تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی حالت اس کی کیفیت بتانے کو کافی تھی۔

"کہاں لگی ہے؟" اس کی بات پر بچے نے اپنے گھٹنے پر سے پینٹ اوپر کی اور ایک بازو آگے کر کے کونی دیکھائی۔ دونوں پر سے جلد بری طرح چھل گئی تھی کہ گوشت تک واضع نظر آ رہا تھا۔ چوٹ دیکھ کر بچے نے اپنی آنکھیں بے ساختہ میچیں۔

"تم یہی رکو! میں ابھی آتا ہوں!" یہ کہہ کر وہ اندر کی طرف بھاگ گیا۔ دو منٹ بعد ہی وہ گھر سے دوڑتا ہوا ہاتھ میں فرسٹ ئیڈ بوکس پکرے واپس آیا۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس میں سے پہلے ڈیٹول نکالا اور کاٹن کی مدد سے پہلے زخم کو صاف کیا۔ پھر پائیوڈین نکال کر زخم پر لگانے لگا۔ لگاتے لگاتے ایک لمحے کے لیے سر اوپر کر کے اپنے بھائی کو دیکھا جو زور سے آنکھیں میچیں اور چہرے پر تکلیف کے تاثرات سجائے، ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے زور سے سینے پر رکھے بیٹھا تھا۔ لیکن ایک بار بھی چیخا نہیں تھا۔ وہ ایسے ہی تھا۔ ہر چیز کو برداشت کرنے والے۔ ہر وقت اپنی

www.novelsclubb.com

برداشت کا امتحان لینے والا۔ ابھی بھی آنکھوں سے امنڈتے نمکین پانی کی نہر کو بہنے نہ دیا تھا۔ بلکہ اس کا رستہ وہیں روک دیا تھا۔ بے اختیار اس کو اپنے بھائی پر بہت پیار آیا۔ گہرا مسکرا کر اس نے سر جھٹکا اور پھر سے اس کا زخم صاف کرنے لگا۔ صاف کرنے بعد اس نے ساری چیزیں واپس اندر ڈالیں اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہو گیا ہے!۔۔ چلو آؤ کمرے میں چلتے ہیں۔" اس کی بات پر دوسرے بچے نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور اپنی آنکھوں کو بڑا کر کے چہرے پر معصومیت سجائے زخم کا جائزہ لینے لگا۔ اس کی اس حرکت پر اسے پھر ہنسی آئی جیسے وہ بہت مہارت سے چھپا گیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"چلو! آؤ!" اس نے ایک نظر اپنے بڑے بھائی کی طرف دیکھا جو مدھم مسکراہٹ لیے ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھائے کھڑا تھا اور پھر اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا۔ سورج کی چمکتی اور ہر طرف پھیلی کرنوں کی وجہ سے ادکھلی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ پر رکھا اور کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

۔دوسرے نے اس کے اس طرح سوچنے پر سر جھٹکا اور اسے لیے اندر بڑھ گیا۔

اسے پتا تھا کہ اس کے دماغ میں کچھ پک رہا ہے لیکن کیا؟ یہ اسے نہیں پتا تھا۔۔۔

دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔ لیکن اندر بالکل خاموشی تھی۔اتنی خاموشی کہ باہر سے زمین سے ٹکراتی بارش کی بوندھوں کے علاوہ صرف اس کے بڑھتے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ سامنے دیکھا تو عائشہ بیگم آنکھوں پر ہاتھ رکھے شاید سو رہی تھی ان یا کوشش کر رہی تھیں۔اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے وہ دھیرے سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا انکے پاس بیڈ پر ٹک گیا۔ بولنے کے لیے لب وا کیے لیکن الفاظ ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے۔ کھڑکی سے آتی سرد ہوا خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھی۔ آنکھیں بند کر کے اس نے گہرا سانس لیا۔ دل کی دھڑکن کو معمول پر لانے کی چھوٹی سی کوشش۔۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

"اماں! جب امی اور بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔تب مجھے لگا جیسے اس دنیا کی زمین مجھ پر تنگ ہو گئی ہے۔اتنی تنگ کہ میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔چیخنا چاہوں یا کسی کو پکارنا چاہوں تو حلق سے آواز نہیں نکلتی۔تب۔۔تب اماں آپ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے اس قید سے لے کر آئیں جہاں سارے میری پراپرٹی کے پیچھے ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔تب تو بڑے ابو بھی نہیں تھے۔آپ کا میرے سے کوئی خونی رشتہ نہ تھا لیکن آپ نے مجھے صفی کے برابر حیثیت دی۔پیار کیا۔شروع شروع میں یہ سب میں احسان سمجھتا رہا لیکن بعد میں جب عقل کے پردے کھلے تو سب واضح نظر آنے لگا۔مجھے احساس ہوا کے آپ نے مجھے اپنی ممتا کی آغوش میں چھپا کر کبھی ماضی کی طرف جانے نہیں دیا۔کبھی محرومی کا احساس نہیں پیدا ہونے دیا۔مجھے یہی سوچتا تھا کہ جب سے آپ کے پاس آیا ہوں تب سے رویا نہیں۔حالانکہ اس وقت میں اتنا چھوٹا نہیں تھا لیکن اتنا بڑا بھی نہیں تھا کہ اکیلے سہہ لوں۔اور پھر مجھے آپ میں اپنی ماں

www.novelsclubb.com

نظر آنے لگی۔ لگاءو، محبت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی چلی گئی۔ پھر یہاں مجھے دانین کی شکل میں بہن اور صفی کی صورت میں بھائی مل گیا۔ تنہائی کا شکوہ کہیں دور جاسویا اب تو ہر دم شکر کرنے لگا۔ لیکن۔۔" وہ رکا۔ جھکا سر اٹھا کر عائشہ بیگم کی طرف دیکھا وہ اب بھی ویسے ہی لیٹیں تھی لیکن دائیں آنکھ سے فرار ہوتا وہ اکلوتا اور نایاب موتی وہ دیکھ چکا تھا۔ آنکھوں کا زاویہ بدل کر پھر سر جھکا لیا۔

"لیکن ماءل۔۔۔ماءل کو میں تب سے پسند کرتا تھا جب میں میٹرک کر رہا تھا۔ اس وقت وہ ساتھویں جماعت میں تھی۔ تب ماءل نے نیا نیا پردہ شروع کیا تھا۔ وہ صرف اپنی پاکیزگی کی وجہ سے مجھے مختلف لگتی تھی۔ لیکن مجھے امی کی بتائیں نصیحتیں اور دانین کی بتائیں باتیں جو آپ اس کو بتاتی تھیں۔ ہمیشہ یاد رہتی تھیں میں کبھی اس بارے سوچتا نہیں تھا۔ اور آج تک نہیں سوچا۔ شروع شروع میں سوچیں جھٹکنا بہت مشکل تھا۔ لیکن اللہ کے خوف نے سب آسان کر دیا۔ پھر ایک فیصلہ کر کے میں دل کی اس خواہش سے لاپرواہ ہو گیا۔ یہی فیصلہ کہ اب بڑے ہو کر جب

www.novelsclubb.com

قدم مضبوط ہو جائیں گے تب امی سے کہہ کر عزت سے رشتہ مانگو گا۔ لیکن حالات ایسے ہوئے کہ۔۔۔۔میری ہمت ٹوٹتی رہی۔رشتوں کے چلے جانے کا خوف ہر پل مجھے گھیرے رہتا۔ میں کبھی یہ بات زبان پر نہیں لا سکا۔ کہیں آپ کے مان ٹوٹنے کا ڈر تھا تو کہیں باقی سب کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھنے سے ڈرتا تھا۔ لیکن قسم سے اماں کبھی آپ سب کو غیر نہیں سمجھا۔ بلکہ آپ لوگ میرے وجود کا حصہ ہیں۔" کہہ کر وہ چپ ہو گیا لیکن اماں ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھیں۔ سانی کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔ اس کو اپنا آپ مجرم لگنے لگا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے اماں کے لحاظ میں لپٹے پیروں کو ہاتھ لگایا۔

"اماں مجھے معاف کر دیں!" سانی کی بھرائی ہوئی آواز اور پاءوں پر محسوس ہوتے لمس پر اماں فورا اٹھ بیٹھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہو سانی؟ پاگل ہو گئے ہو؟" عائشہ بیگمنے خفگی سے اسے کہا۔

"اماں مجھے پلیز معاف کر دیں۔ اماں!"

"تم بہت بیو قوف ہو سانی۔اتنی سی بات پر ایک تو اپنے اتنے سے دماغ پر زور ڈالا اوپر سے باتیں سنو ذرا اس کی۔آج بتا ہی دو سانی کون سی مووی دیکھ کر آ رہے ہو۔ کون سی مووی کے ڈائلاگ بول رہے ہو؟۔۔"اماں کی بات پر سانی نے حیرت سے انھیں دیکھا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟سچ کہہ رہی ہوں۔مجھے بہت افسوس ہوا سانی۔یہ سوچ تمہارے دماغ میں کہاں سے آئی۔آگر اتنا دماغ کبھی فیزکس کے پیپر میں لگا دیتے تو لازمی ٹاپ کر لیتے۔"اماں کی بات پر سانی مسکرا دیا۔

"اماں آپ ناراض تو نہیں ہیں نہ؟"

"سانی اب ایک گاءوں گی تو سب جواب دماغ میں ابھرنے لگے گے۔اور مجھے یہ ناراض وراض ہونا نہیں آتا۔میں سیدھا ہاتھ استعمال کرتی ہوں اس لیے بتا دو۔ چاہیے؟"انکی بات پر سانی ہنس کر نفی میں سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

دو دن بعد۔۔۔

یہ دو دن بھی اس گھر کے مکینوں کے لیے ویسے ہی گزرے اداس دن اور اندھیری راتیں۔ لیکن ہاں ان دونوں میں خاص بات یہ تھی کہ صدافہ اور یوسف کا نکاح ہو گیا تھا۔ سادگی سے پڑھایا گیا نکاح پل میں صدافہ کا مقام بدل گیا تھا۔ آج کل اس کا دل پر سکون رہنے لگا تھا۔ لیکن غم تو پھر غم ہے۔ ہر وقت یادوں میں جکڑی وہ اپنے نکاح کے بارے میں سوچ ہی نہ پائی۔ نہ کوئی احساس محسوس کیا۔ ہر وقت ان بھوری آنکھوں میں ویرانی نے بسیرا کیا ہوتا۔ آنکھوں میں ہمہ وقت مچلتے آنسوؤں کو قابو کرنا اس کی بس سے باہر تھا۔ لیکن اب وہ اپنا زیادہ تر وقت عبادت میں گزارتی۔ جیسے دانین کر رہی تھی۔ دانین کو تو خود اس نے سجدے میں روتے اور بلکتے دیکھا تھا۔ اس دن کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ کیسے سب کے مضبوط اور حوصلہ مند دکھتی ہے لیکن اپنے رب کے پاس آتے ہی بکھرتی چلی جاتی ہے۔ آج کا

www.novelsclubb.com

دن بھی معمول کے مطابق گزر رہا تھا۔ سانی اور یوسف ابھی اسلام آباد گئے ہوئے تھے۔ کچھ سامان وغیرہ لینے کیونکہ دانین کی عدت تک انھیں یہی رہنا تھا۔

"صدافہ کیا دیکھ رہی ہو؟" ماءل نے اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو وہ جیسے ہوش میں آئی۔ اور کچھ شرمندہ ہو کر گردن موڑ کر ماءل کو دیکھا جو اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔ صدافہ نے گرے رنگ کا سادہ سا سوٹ پہنے ہوئے پیلا دوپٹہ دونوں کندھوں پر اوڑھ رکھا تھا۔ جبکہ ماءل نے پیچ کلر کا پرنٹیڈ سوٹ پہن رکھا تھا۔ دونوں کے دوپٹے کندھوں پر تھے کیونکہ اس وقت سانی اور یوسف گھر میں موجود نہ تھے۔

"کچھ نہیں۔" دھیمی آواز میں وہ کہہ کر اس نے ریموٹ اٹھالیا اور غائب دماغی سے چینل بدلنے لگی۔ ماءل صوفے پر بیٹھی بہت غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی جو پل پل بدل رہے تھے۔ ماءل کے ماتھے پر پریشانی کی لکیر نمایاں ہوئی۔ اس کو اندازہ تھا کہ اس کے ذہن میں کس کی یادیں گردش کر رہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"صدافہ کوئی بات پریشان کر رہی ہے تو بتاءو۔۔۔تم مجھے کچھ بھی بتاسکتی ہو جیسے دانی آپی کو بتاتی ہو۔اس لیے بتاءو۔کیا بات ہے ؟۔"ماءل کی آواز پر صدافہ چونکی اور گردن موڑ کر اسے دیکھا۔لاءونج میں ٹی-وی کی ہلکی آواز بھی گونج رہی تھی۔

صدافہ نے ہلکا سا سر نفی میں ہلا دیا۔وہ شاید اس وقت یہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس کی طرف دیکھتے ماءل نے گہرا سانس لیا اور پھر لبوں پر شرارت مسکراہٹ لیے وہ اس کی جانب جھکی۔

"اچھا صدافہ یہ تو بتاءو کہ تمہیں میرے بھائی کیسے لگتے ہیں؟ماءل کے ایک دفعہ پھر مخاطب کرنے پر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی لیکن بات سن کر دو منٹ کچھ بول نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟بتاءو نا کیسے لگتے ہیں ؟"شوخ لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات نہ دیکھ سکی۔جبکہ دوسری طرف صدافہ اپنی انگلیاں

مڑوڑتے سخت اضطرابی کیفیت میں تھی۔اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ماءل کو کیسے بتائے کہ اسے ابھی تک یہ نہیں پتا کہ یوسف ان دونوں میں سے کون ہے۔

"یوسف۔۔وہ یوسف شاہ کون سے والے ہیں؟"صدافہ کی بات پر ماءل نے پہلے حیرت سے اسے دیکھااور پھر لاءونج میں اسکا قہقہ گونجا۔جبکہ اس کے ہنسنے پر وہ بڑی طرح شرمندہ ہوئی۔صدافہ کے تاثرات دیکھ کر ماءل نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹ اور مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔

"تمھیں واقعی نہیں پتا کہ صفی بھیا کون سے والے ہیں؟"ماءل کی بات پر صدافہ نے سر جھکاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔وہ سچ میں اس بات پر ہمیشہ کنفیوز رہتی تھی کہ صفی کون ساوالا ہے اور سانی کون سا۔بس اسے یہ پتا تھا کہ دانین کہ دو بھائی ہیں ۔یوسف اور سانی۔بس۔

www.novelsclubb.com

"اوہو! تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے؟ ابھی تمہیں دیکھا دیتی ہوں کہ یوسف شاہ کون ہیں۔" یہ کہتے ہی ماءل نے اپنا موبائل نکالا اور تصویر ڈھونڈنے لگی۔ اپنی مطلوبہ تصویر کو کلک کر کے صدافہ کے آگے کیا۔

"یہ دیکھو یہ ہیں یوسف شاہ!" صدافہ نے آگے ہو کر تصویر دیکھی جہاں بلیک شلوار قمیض میں صاف رنگت اور پر کشش نقوش کے ساتھ؛ ہاتھ میں براءون گھڑی پہنے وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا دوسری طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ تصویر کو دیکھتے ہی صدافہ کا دل ایک عجیب انداز میں دھڑکہ۔ یہ نکاح کے بعد پہلی بار ہوا تھا۔ پہلی دفعہ اس نے غور سے اسے دیکھا تھا۔ اور دل کو نجانے کیوں وہ بہت اچھا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے لگے پھر؟" ماءل کی شوخ آواز پر بری طرح جھینپ گئی۔ چہرے پر حیا کے رنگ بکھرنے لگے۔ صدافہ نے اسے مصنوعی گھورا۔ اور منہ دوسری طرف کر

کے مسکراہٹ چھپائی۔ جبکہ اس کے اس طرح شرمانے پر ماءل ہنسی اور پھر ہنستی چلی گئی۔

"ماءل ایک بات پوچھوں؟" تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب صدافہ نے اسے مخاطب کیا۔ ماءل کی ہنسی اب تھم چکی تھی۔ اس لیے اس نے اپنا پورا رخ صدافہ کی جانب کر لیا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا۔۔ کیا ان کہ مرضی اس میں شامل تھی؟۔۔ یعنی نکاح کے لیے؟"

"کیوں شامل نہیں ہو گی؟" ماءل الجھ کر پوچھا تو صدافہ نے لب کچلتے اسے دیکھا۔

"یعنی انھوں نے مجھے۔۔۔ مطلب میں پردہ کرتی ہوں۔۔۔ تو۔۔۔ مجھے کبھی دیکھا نہیں ہو گا۔۔۔ اس لیے۔۔" جھجکتے ہوئے صدافہ نے ماءل سے کہا تھا جو حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ صدافہ کو لگا شاید اس نے کوئی غلط بات کر دی ہو لیکن چونکی تب جب ماءل آنکھوں میں شرارت کے جگنو لیے اس کی جانب جھکی تھی اور رازدانہ آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس غلط فہمی سے نکل آئیں کیونکہ آپ کا دیدار تو وہ کب کا کر چکے !"

سرگوشی میں کہتی ماءل نے شیشے کی جانب اشارہ کیا جہاں صدافہ کے دیکھنے پر کوئی تیزی سے پیچھے ہٹا تھا۔ صدافہ نے جھٹکے سے پیچھے مڑ کر پہلے دروازے کی طرف دیکھا پھر معنی خیز نظروں سے دیکھتی ماءل کو۔ حیا اور شرم سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے ماءل کی طرف تکیہ پھینکا اور ادھر ادھر دیکھے بغیر تیزی سے سریاں چھڑ گئی۔ نیچے سے آتی ماءل کی ہنسی پر وہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں گم ہو گئی جبکہ دیوار کی آوٹ میں چھپا یوسف بھی اس کے اس طرح شرمانے پر دلکشی سے مسکراتا بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جاءو بیٹا ! خالہ کو پانی لا کر دو !" نرمی سے انھوں نے کارپٹ پر ڈرائنگ کرتے بچے سے کہا جو فرمابرداری سے سر ہلاتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔

"ویسے سمی ایک بات ہے۔ تمہارے دونوں بچے ہی سنجیدہ، فرنبردار اور خاموش طبع کے ہیں۔ حالانکہ ایک بچہ تو شوخ مزاج ہوتا ہے۔" ساجدہ نے حیرت سے کہتے ہوئے اس سے پانی کا گلاس پکڑا جو سلیقے سے ٹرے میں رکھ کر لایا تھا۔ اور پھر کھڑے ہو کر ان کے پانی ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ ان کی بات پر سمی نے ایک بیزار نظر ان پر ڈالی۔

"اگر باپ کی توجہ کا ساتھ ہوتا تو بچے بھی شوخ ہوتے۔ جب جب خواہش کے لیے آواز اٹھاتے تھے تو سامنے ملازم ہاتھ میں پیسے لیے کھڑا ہوتا۔ آہستہ آہستہ یہ خواہشیں دم توڑنے لگیں اور اب بالکل خود تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں میرے بچے۔" سمی کی بات پر ساجدہ نے افسوس سے اس بچے کو دیکھا جو اب کچن سے نکل کر واپس کارپٹ پر بیٹھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھنا سب آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔بس تم اپنی آہمیت کا آحساس دلواءو!"

ساجدہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سنجیدگی سے کہا تو سمی نے ان کے ہاتھ زور سے جھٹکے۔

"بس!!۔۔ٹھیک ہو جائے گا! ٹھیک ہو جائے گا!۔۔تنگ آگئی ہو ان الفاظ سے !۔۔بے زار ہو گئی ہو ان الفاظ سے سنا تم نے؟!۔۔کیا اتنا عرصا کافی نہیں ٹھیک ہونے کے لیے۔کیا میری کوئی ذمہ داری نہیں ہے ان پر۔۔میری چھوڑو ان بچوں کا کیا قصور؟۔۔کیا صرف ان کے پاس احساسات ہے؟۔۔ہم کچھ محسوس نہیں کرتے؟؟۔۔بتاءو مجھے۔۔۔۔ہماری کیا غلطی ہے؟۔۔اب بس نہیں ہوتا مجھ سے برداشت!۔۔بے بس ہو گئی ہو!"لال ہوتی آنکھوں میں نمی لیے وہ بے بسی کی آخری حدود کو چھو رہی تھیں۔کرب اور تکلیف ان کے چہرے پر بہت واضح تھا۔

زور لگا کر بولنے کی وجہ سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ گلے پر ہری رگیں ابھری ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ کمرے سے نکلتی چلی گئیں۔ساجدہ نے اس بچے کو دیکھا جو ہنوز اپنی ڈرائنگ میں مگن تھا۔ جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہوا۔

ساجدہ نے بے ساختہ آنکھیں میچیں۔

✵✵✵✵✵✵✵✵

"یہ دانین کہاں رہ گئی ہے ؟"سانی نے ڈائنگ ٹیبل پر دانین کو نہ پا کر کہا۔اس وقت سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ماءل ٹیبل پر پلیٹیں رکھ رہی تھی۔ جبکہ صفی چمچ رکھ رہا تھا۔

"صدافہ کو لینے گئی ہے۔بس آتی ہی ہو گی۔"اماں کی بات پر سانی نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد دانین صدافہ کا ہاتھ پکڑے نیچے آئی تھی۔ماءل نے مسکرا کر صدافہ کو دیکھا تا کہ وہ تھوڑا کمفر ٹیبل فیل کرے کیونکہ وہ بالکل دانین کے پیچھے چھپ کر جھجکتے ہوئے آ رہی تھی۔وہ پہلی دفعہ آئی تھی سب کے ساتھ کھانا کھانے ورنہ اپنے کمرے میں ہی کھاتی تھی۔ لیکن آج دانین اسے زبردستی لے آئی

www.novelsclubb.com

تھی۔اسے پہلے ہی جھجک محسوس ہو رہی تھی۔اوپر سے یوسف کی وجہ اور نروس ہو رہی تھی۔حالانکہ یوسف اس کی طرف متوجہ نہ تھا یا شاید پریٹینڈ کر رہا تھا۔ دانین کے ساتھ وہ کرسی گھسیٹ کر آہستگی سے بیٹھ گئی تو سب نے کھانا کھانا شروع کیا۔

"اور صدافہ کیا پڑھ رہی ہو؟" کھانا کھاتے ہوئے سب ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے جب سانی نے صدافہ کو مخاطب کیا۔ایک دم مخاطب کرنے پر پہلے تو وہ گڑبڑا گئی پھر آہستگی سے بولی۔

"جی۔۔وہ۔۔انجینیئرنگ کر رہی ہوں۔"اس کی آواز پر یوسف نے آنکھ بچا کر اسے دیکھا جو بھوری آنکھوں کو جھکائے، نقاب اوڑھے بہت پاکیزہ لگ رہی تھی۔ بے ساختہ یوسف کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

"اچھا! ماشاللہ!۔۔کیا بات ہے۔سن رہا ہے صفی؟۔۔۔۔ہمارا صفی بھی انجینیئر نگر رہا ہے" سانی نے شوخ لہجے میں صفی کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہ کان

لپیٹے پلیٹ پر جھکا رہا جبکہ اس کی بات پر صدافہ جھینپ گئی۔یوسف کے اس طرح سر جھکائے کھانے پر سانی اس کی جانب جھکا۔

"بس کر دے! اب پلیٹ میں منہ گھسائے گا؟۔۔ کہتا ہے تو رومال لا سکتا ہوں۔ آسانی رہے گی۔"سانی کی سرگوشی پر یوسف نے دانت پیس کر اسے دیکھا لیکن اتنی دیر بعد گردن اوپر کرنے پر درد کی وجہ سے ہلکی سی 'سی' کی آواز نکلی تھی جس پر سانی گردن پیچھے کر کے زور سے ہنسا۔اس کے ہنسنے پر یوسف نے ٹیبل کے نیچے سے زور سے پیر اس کے پیر پر مارا جس پر سانی کراہ کر رہ گیا۔

"آہ ظالم!!!"سانی درد سے دھیمی آواز میں پیر پکڑ کر بولا لیکن اماں کی ایک ہی گھوری پر دونوں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔دانین اور ماءل ان کی حرکتیں اگنور کر رہی تھیں لیکن صدافہ کا یہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔کھانا بھی وہ نام کا ہی کھا رہی تھی۔

"اور کیا hobbies ہیں؟"سانی نے ایک دفعہ پھر مخاطب کیا۔شاید وہ اسے کمفرٹیبل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔صدافہ نے ہاتھ روک کر اوپر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"امم۔۔۔کچ۔۔کچھ خاص نہیں ہے۔بس آرٹس وغیرہ یا بک ریڈنگ کر لیتی ہوں ۔" صدافہ نے دھیمی آواز جھجکتے ہوئے کہا تو سانی نرم سا مسکرایا۔

"صدافہ تم مجھے بڑا بھائی سمجھ سکتی ہو بلکہ سمجھنا کیوں۔۔میں ہوں تمہارا بڑا بھائی۔" سانی نے نرم لہجے میں کہا تو صدافہ نے ہلکا سا مسکرا کر آہستہ سے سر ہلا دیا۔

سانی نے نظریں ہٹا کر دانین کو دیکھا جو آہستہ آہستہ کھانا کھا رہی تھی لیکن وہاں ہو کر بھی وہاں موجود نا تھی۔آنکھیں سوجی ہوئی تھیں جبکہ ناک ابھی تک سرخ تھی۔شاید اوپر سے رو کر ہی آ رہی تھی۔سانی کا دل ایک دم ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔مسکراہٹ کی جگہ اب سنجیدگی نے لے لی تھی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا دایاں پیر آگے رکھا اور ایک لمبا گہرا سانس لیا۔نم آنکھوں میں سرخ ڈورے بہت واضح تھے۔سرد ہوا کے دوش پر اس کے چہرے پر بکھری آوارہ لٹیں ادھر ادھر لہلہا رہی تھیں۔خوبصورت چہرہ اس وقت ہر احساس سے عاری تھا۔نرم

سرخ و سفید چہرے سے ٹکراتی سرد ہوا عجیب احساس میں مبتلا کر رہی تھی۔ غروب ہوتے سورج کا عکس اس کی کانچ سی کالی آنکھوں میں بہت واضح تھا۔ ہر طرف سورج کی نرم گرم باریک اور مدھم کرنیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کا زمین کو چھوتا ہوا سیاہ آنچل مٹی سے لدا ہوا تھا۔ اس وقت وہ بھورے بالوں والی لڑکی پتھر کی ایک مورت لگ رہی تھی۔ جو بالکل ساکت تھی۔ شاید حساس بھی سارے مفلوج ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس وقت جنگل کے پار کھائی کے کنارے وہ جس دلیری اور مضبوطی سے کھڑی تھی وہ عام لڑکی کے بس کی بات نہ تھی۔ دفعتاً اس کے وجود میں جنبش ہوئی۔ اس نے اپنی بھاری پلکوں کی بار گرادی۔ جو ہولے ہولے لرز رہی تھی۔ ایک دفعہ پھر گھیلا سانس خارج کر کے اس نے اپنی آنکھیں دھیرے سے کھول دیں۔ سارے واقعات اس کی آنکھوں میں کسی فلم کی طرح چلنے لگے تو دل میں درد کی لاتعداد ٹیسیں اٹھیں جبکہ چہرے پر سختی اور آنکھوں میں سرد مہری کئی گناہ بڑھ گئی۔ ایک دم جیسے فیصلہ آسان ہوا تھا۔ اس نے اپنا بایاں پیر بھی آگے

www.novelsclubb.com

بڑھایا۔اس سے پہلے کے وہ کھائی سے نیچے جا گرتی کسی نے سرعت سے اپنی جانب کھینچا تھااور وہ کسی کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی۔اس نے سرعت سے اوپر دیکھا تو کانچ سی کالی آنکھیں بھوری انکھوں سا جا ٹکرائیں جن میں ناگواری کافی نمایاں تھی۔

"اریوان یور سینسس ؟۔۔مفت میں مل گئی ہے کیا زندگی ؟"اس نوجوان نے سختی سے پوچھا۔

"نو!!!۔۔لیو می آلون !"اونچا چیخ کر اس نے زور سے اس نوجوان کو دھکا دیا اور پھر کھائی کی جانب بڑھ گئی اس سے پہلے چھلانگ لگاتی۔اس نوجوان نے اسے بازو سے پکڑا اور زور سے جھنجھوڑ ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں جہنم کو اپنا مقدر بنانا چاہتی ہو؟"نوجوان کے اس دفعہ جھنجھوڑنے کی وجہ سے سارے واقعات دھند بن کر اڑ گئے۔خالی ذہن کے ساتھ اس نے اپنی کانچ سی کالی آنکھوں سے اس نوجوان کو دیکھا جو اسے ناگواری سے دیکھ رہا تھا۔اس نے

حیرت سے اپنے پیچھے کھائی کی جانب دیکھا۔اوخدایا! یہ وہ کیا کرنے جارہی تھی۔ ایک دم خود کو چھڑواکر وہ گھاس پر بیٹھ گئی۔اپنے گرد بازو لپیٹے ہچکیوں سے رونے لگی۔اس کو اس طرح روتے دیکھ کر نوجوان کے تاثرات بدلے۔اس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر کر گہرا سانس لیا اور پھر اس سے کچھ فاصلے پر ہی نرم گھاس پر بیٹھ گیا۔

"اگر رونے سے مسئلے حل ہو جاتے تو آج ساری دنیا رہ رہی ہوتی۔"اس نوجوان نے سامنے ڈوبتے نارنجی گولے کو دیکھا جس کی مدھم کرنیں اسکی بھوری آنکھوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ہوا بھی جیسے مدھم ساز پر رقص کر رہی تھیں۔اس خاموش ماحول میں لڑکی کی مدھم ہوتی ہچکیاں گونج رہی تھیں۔اس نے اس نوجوان کی بات کا جواب نہ دیا تھا لیکن رونے میں اب کمی آگئی تھی۔اس سب کاروائی کے دوران نوجوان خاموشی سے سامنے قدرت کے نظام کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"معاشرے کے مسائل سے گھبرایا ہوا انسان موت کے سائے میں سکون تلاش کرتا ہے۔" لڑکی کی دھیمی نم آواز پر نوجوان نے چونک کر گردن موڑ کر اسے دیکھا جس نے سر اٹھا لیا تھا اور سب آپ نے ہاتھ کی پشت سے چہرہ صاف کر رہی تھی۔

"حرام موت!" نوجوان نے جیسے تصحیح کی تھی۔اس کی بات پر لڑکی نے آنکھیں چرائیں۔

"سکون کی تلاش حرام حلال کے فرق کو ختم کر دیتی ہے۔" دھیمی آواز میں کہتے اس نے اپنا چہرہ دوبارہ گھٹنوں پر ٹکا دیا اور بادلوں کی آوٹ میں گم ہوتے سورج کو دیکھا۔ڈوبتے سورج کا منظر اس کی کالی آنکھوں میں جھلملانے لگا۔

"عقل کو ختم نہیں کرتی۔ حرام موت جنت کے سارے راستے بند کر دیتی ہے۔ ساری عمر آگ میں جھلسنے سے بہتر چند سالوں کی تپش ہے۔" نوجوان کی بات پر لڑکی کو ڈھیروں شرمندگی نے جا لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن حالات کی ستم ظریفی نے مجھے مجبور کر دیا۔ ایسی بیڑیاں پیر میں ڈالی ہیں کہ میں چاہ کر بھی نکل نہیں سکتی۔۔"

"یہ بیڑیاں انسان کی خود کی تخلیق کردہ ہیں۔" اس کی بات پر لڑکی نے چونک کر اسے دیکھا جو سفید شلوار قمیض پر کالی جیکٹ اوڑھے ہوئے تھا۔ ایک ہاتھ میں گھڑی تھی جبکہ دوسری ہاتھ کی درمیانی انگلی میں چابی پھنسی تھی جو یقیناً اسکی گاڑی کی تھی۔ سورج کی سنہری کرنوں میں اسکی صاف رنگت اور بھی دلکش لگ رہی تھی۔ لیکن آنکھیں۔۔۔ بھوری آنکھیں سامنے منظر پر جمی تھیں لیکن ان میں عجیب ویرانی تھی۔ اس ویرانی میں بے انتہا کشش تھی۔ پلکوں پر ٹھہرے موتی نے کروٹ لی تو آنکھ پر آ گرا۔ ایک دم منظر دھندلانے لگا۔ اس نے پلک جھپک کر موتی کو گرایا اور سامنے دیکھا تو وہ نوجوان اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"تکلیف دہ ماضی کی یاد ہمیشہ تکلیف پہنچاتی ہے۔ ایک بڑھکتی آگ میں دکھا دیتی ہے۔ اس کی جلن اتنی جان لیوا ہوتی ہے کہ انسان اندھا ہو کر سکون کی تلاش

www.novelsclubb.com

کرتا ہے اور یہی حرام اور حلال کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ پچھتانے اور کوسنے سے بہتر ہے کہ آگے بڑھ جاؤ۔ ورنہ ہر روز کوئی یاد دلوانے نہیں آئے گا۔" یہ کہہ کر اس نے اپنے سیاہ گاگلس آنکھوں پر چڑھائے اور پلٹ گیا۔ کانچ سی کالی آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

آج مری میں ایک بہت دلفریب دن چڑھا تھا۔ صاف شفاف نیلے آسمان کو کالے بادلوں نے اپنے پیچھے چھپا دیا تھا۔ جبکہ سورج سے نکلتی یہ بے بس کرنیں ان سیاہ پردوں میں سے جھانکنے میں ناکام ٹھہر رہی تھیں۔ ہر طرف ایک عجیب سی، پر کشش خاموشی کا راج تھا۔ درخت سے گرتے وہ بھورے پتے خزاں کی آمد کا پتا دے رہے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اپنے اندر موتیے اور چمبیلی کی ملی جلی مہک سمیٹنے ہوئے ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں جو ایک سوگواریت کی سی کیفیت طاری کر رہی تھیں۔ پرندے بھی جیسے اس دل مو لینے والے منظر کی کشش میں کھینچتے چلے

www.novelsclubb.com

آئے تھے اور اب اپنی سریلی آواز میں خدا کی ثنا میں مگن سب کے کانوں میں رس گھول رہے رہتے۔ ایسے میں وہ پلر سے ٹیک لگائے انہی نظاروں میں ماضی کی بکھری کرچیاں ڈھونڈ رہی تھی۔ آنکھیں ایک ہی جگہ ساکت تھیں۔ ٹھنڈی اور ہلکی نم ہوا اس کے چہرے کو چھوتی عجیب سرشاری سے دوچار کر رہی تھی۔ اس وقت اس نے نقاب نہیں لیا ہوا تھا۔ پیلا دوپٹہ ڈھیلا کر کے چہرے پر لیا ہوا تھا لیکن دوپٹے میں سے جھنکتی آوارہ لٹیں تیز ہوا کے سنگ بار بار چہرے ہر آرہی تھیں جبکہ دوپٹہ بار بار سر سے سرک رہا تھا۔ اس وقت وہ اسی شام کا حسین حصہ الگ رہی تھی۔ وہ گھر کی پچھلی سائڈ پر بنے چھوٹے سے لان میں تھی۔ یہاں کوئی نہیں آتا تھا۔ سامنے دیوار تھی اور کونے میں کھڑا زنگ آلودہ چھوٹا سا کالا گیٹ جس کو درخت کی جھکی شاخوں نے اپنے پیچھے چھپایا ہوا تھا۔ تیز ہوا کے دم اڑتے گرتے لہراتے پتوں نے فضا میں ایک منفرد سی سوگواریت پیدا کر دی تھی۔

"چائے؟"بھاری گھمبیر آواز پر صدافہ نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں گرے ٹریک سوٹ میں ملبوس یوسف دونوں ہاتھوں میں چائے پکڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ایک دم سے صدافہ نے دوپٹے کے پہلو سے نقاب کیا۔اس کو یوں سامنے دیکھ کر نا جانے کیوں رنگت گلابی ہونا شروع ہو گئی۔اس کی اس حرکت پر یوسف زیر لب مسکرایا۔ایک ہاتھ آگے کر آنکھ کے اشارے سے کپ پکڑنے کو کہا تو صدافہ نے جھجکتے ہوئے پکڑ لیا۔یوسف مسکراتا ہوا دوسرے پلر کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔صدافہ کو نقاب کی وجہ سے چائے پینے میں مشکل ہو رہی تھی۔یوسف نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔وہ اس کو کہنا چاہتا تھا کہ 'اس کو اب اس کے سامنے نقاب کرنے کی ضرورت نہیں'لیکن کہہ نہیں پایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نقاب نیچے کر کے آرام سے چائے پی لیں۔میں دوسری طرف منہ کر لیتا ہوں۔" یہ کہتے ہی یوسف نے دوسری طرف منہ کر لیا۔صدافہ کو کچھ شرمندگی ہوئی۔دوپٹہ پر گرفت ڈھیلی ہوئی اور پھر ہاتھ پہلو میں گر گیا۔اس کو عجیب لگ رہا

تھا۔یوسف کارخ ابھی بھی دوسری طرف تھا۔دونوں کے بیچ خاموش فضا میں بجلی کڑکنے کی آواز ہل چل مچارہی تھی۔یوسف پلر سے ٹیک لگائے دوسری طرف منہ کیے ایک ہاتھ جیب میں ڈالے کافی کے گھونٹ بھرتا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔جبکہ صدافہ نیچے زمین کو تک رہی تھی۔دونوں ہی اپنی اپنی جگہ نروس تھے۔دماغ پر بہت زور ڈالنے کے باوجود بات شروع کرنے کا کوئی سراہاتھ نہیں آیا۔صدافہ نے دھیرے سے سر اٹھایا اور یوسف کی طرف دیکھا۔اس کی پیٹھ اس کی طرف تھی لیکن اس طرح کے وہ اس کا آدھا چہرہ دیکھ سکتی تھی۔کالے سلکی بال ہوا کی وجہ سے اڑ کر ماتھے پر آرہے تھے جن کو پیچھے کرنا اس نے شاید ضروری نہیں سمجھا تھا۔ چمکتی بھوری آنکھیں مسلسل حرکت میں تھیں جبکہ اس کا صاف چہرہ اس موسم میں اور بھی دلکش لگ رہا تھا یا صرف صدافہ کو لگ رہا تھا۔وقفے وقفے سے وہ چائے کے گھونٹ بھرتے وہ بہت مطمئین اور ریلیکس لگ رہا تھا لیکن اس کا مسلسل ہلاتا پاءوں اس کی اندر کی کیفیت کو بتانے کے لیے کافی تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بے شک مڑ کے چائے پی لیں۔" صدافہ کی دھیمی آواز پر یوسف چونکا۔

"آپ نے اتنی جلدی چائے پی لی؟" آواز میں حیرت تھی۔

"نہیں وہ۔۔۔"

"وہ کیا؟" یوسف کو ابھی بھی سمجھ میں نا آیا۔

"آپ مڑ کر پی لیں۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔" صدافہ کی بات پر یوسف جہاں حیران ہوا وہیں دل اندر تک سرشار ہوا تھا۔ وہ مڑنا چاہتا تھا لیکن کچھ سوچ کر رک گیا۔

"مڑ جاءوں؟۔۔ سوچ لیں!" یوسف کا انداز محتاط کرنے والا تھا لیکن آنکھوں میں شرارت کی رمک تھی جو صدافہ نہ دیکھ پائی۔

"مرضی ہے آپکی۔" صدافہ کو کچھ سمجھ میں نہ آیا تو یہ کہہ دیا۔اس کی بات پر یوسف کی شوخی ہوا ہوئی۔ وہ جھٹکے سے مڑا اور خفا نظروں سے اسے دیکھا جو پہلے سے اس کی ہی طرف دیکھ رہی تھی لیکن یوسف کے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی۔

یوسف اپنا دل تھام کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتا ہے ماءل بالکل ٹھیک کہتی ہے۔"یوسف نے کافی سنجیدگی سے کہا جو صدافہ نے بھی نوٹ کی تھی۔

"کیا کہتی ہے؟"

"یہی کہ صفی بھیا آپ کو بہت بھولی بیوی ملی ہے۔"

"منکوحہ!"صدافہ کی زبان سے پھسلا تو یوسف آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا جبکہ اس کے اس طرح دیکھنے پر صدافہ نے گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ صدافہ کی حرکت پر یوسف نے بہت مشکلوں سے ہونٹوں تک آتی مسکراہٹ کو روکا۔

"تو کیا ہوا؟ایک دن تو بن جائیں گی۔"یوسف کی بات پر صدافہ کی آنکھیں جہاں حیرت سے پھیلیں وہیں دل کی دھڑکن نے رفتار پکڑی تھی۔صدافہ نے گھبرا کر اوپر دیکھا تو یوسف اسے ہی دیکھ رہا تھا۔دونوں کی دھڑکن ایک دم رکی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ایک سحر تھا جس نے دونوں

www.novelsclubb.com

کو اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔ بادل کے زور سے گرجنے کی آواز سے دونوں کا سحر ٹوٹا

تو دونوں گڑبڑا کر آنکھیں چرا گئے۔ صدافہ کی حالت پتلی ہو رہی تھی۔

"وہ۔۔مجھے لگتا ماءل مجھے بلا رہی ہے۔" تیزی سے کہتی وہ اندر کی جانب بڑھی۔

"سنیں!" وہ رکی اور مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"جی؟" یوسف چلتا ہوا اس کے قریب چند فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

"آپ کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔ کاش میں انھیں سب سے چھپا سکتا۔"

مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر وہ ہوا کے جھونکے کی طرح گزر گیا جبکہ صدافہ

وہاں کھڑی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہیں عیسی'؟ باہر اتنا پیارا موسم ہو رہا اور آپ یہاں بیٹھے کام کر رہے

ہیں؟ آئیں باہر چلیں۔" دانین نے اپنی آنکھوں میں حیرت سموتے ہوئے عیسی'

سے پوچھا جو صوفے پر لیپ ٹاپ گود میں رکھے کام کر رہا تھا۔دانین کی بات سن کر مسکرایا۔

"میں یہی سے انجوئے کر رہا ہوں دانین۔ باہر جانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔"عیسی 'نے ایک ہاتھ سے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا جو کھڑکی سے آتی تیز ہوا کی وجہ سے اڑ رہے تھے۔

"آپ انجوئے کریں گے نہ ؟لیکن مجھے باہر جا کر مزاہ آئے گا۔ چلیں آپ باہر میرے ساتھ !"دانین نے عیسی 'سے لیپ ٹاپ لیتے ہوئے کہا۔

"دانین میری آخری میل۔۔"عیسی 'نے کچھ کہنا چاہا تو دانین اس کی بات کاٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز !"اور یہی عیسی 'ہار گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ لان میں تھے جبکہ ان کے ساتھ صدافہ بھی تھی۔عیسی 'نے دانین کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اسے گول گھما کر چھوڑ دیا۔

"عیسی 'میں آپ کو پکڑ کر دیکھاؤں گی۔" دانین نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا تو عیسی 'نے آبرو آٹھائے۔

"دیکھ لیں گے سید زادی!"

اور پھر وہاں صحن میں تینوں کی پر جوش آوازیں گونجنے لگیں۔ زندگی سے بھرپور۔ شوخ آوازیں۔۔

"دانی!۔۔چائے ٹھنڈی یو گئی ہے۔" سانی کی آواز پر دانین نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں وہ چہرے پر سنجیدگی سموئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔کچھ کہے بغیر دانین نے گردن دوبارہ موڑلی۔ہاتھ کی پشت سے اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کیا۔اور ایک گھیلی سانس خارج کر کے خود کو پر سکون کیا۔

www.novelsclubb.com

"اس باب کو اب بند کر دو دانی! اور نئے باب کی طرف آءو!" سانی کی بات پر اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جواب گلاس ڈور کے دوسری طرف اسی کی طرح

ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا اور نگاہیں بالکونی سے نظر آتے منظر پر جمائے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"یہ میرے بس میں نہیں!" دھیمی آواز میں کہتی اس نے بھی اپنی نگاہوں کا مرکز کالے بادلوں سے گھیرے آسمان کی طرف کر لیا جو بس اب برسنے کو تیار تھا۔

"سب تمہارے ہی بس میں ہے۔"

"مگر مجھ میں ہمت نہیں!"

"کس چیز کی؟" سانی جیسے اسے بولنے کے لیے اکسایا تھا۔ وہ اسے اپنے خول سے نکالنا چاہتا تھا۔

"نہیں ہے ہمت مجھ میں کہ اس باب کے آگے ختمہ لگا دوں۔ نہیں ہے ہمت مجھ میں! ڈر ہے کہ اگر ختمہ لگا دیا تو میرا مقدر نئے باب کی طرف بڑھ جائے گا۔"

آنکھوں میں جما ہوتے موتیوں پر بند باندھے وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"تو بڑھنے دو!"

"بڑھنے دوں؟۔۔اگر بڑھ گئے تو نئے باب میں لکھے الفاظ میرا مقدر میرے دل کو چیرتے ہوئے تشکیل دے گا۔درد حد سے سوا ہوا تو میں برداشت نہیں کر پاءوں گی!" گردن موڑ کر سانی نے اس کو دیکھا جس کی لال انچارج ہوتی آنکھوں میں ڈر اور بے بسی بہت واضح تھی۔

"تمہیں برداشت کرنا ہوگا دانی!۔۔مقدر کو تم روک نہیں سکتی۔"

"یہی تو دکھ ہے!نہ مقدر روک سکتی ہوں نہ زندگی کی کتاب پر میرا کوئی اختیار ہے۔ اگر ہوتا تو اسی وقت بند۔۔"

"کیا فضول بول رہی ہو دانی؟"سانی نے تیزی سے اس کی بات کاٹ تھی تو دانین نے شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھا اور منہ موڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہر آزمائش کے بعد نعمتوں کے دروازے بھی تمہارے لیے کھولیں گے۔لیکن اس کے لیے انتظار اور صبر شرط ہے۔"سانی نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کوشش کر رہی ہوں۔"

"تو پھر ایسی باتوں کا مقصد؟۔۔۔کیا تمہیں دعاؤں پر بھروسہ نہیں؟۔۔یا خدا کے عدل پر یقین؟"

"ہے یقین!" دھیمی آواز میں کہتے اس نے گھٹنوں میں سر چھپا لیا اور اور اپنے گرد دونوں بازوں کا گھیرا ڈال لیا. سانی نے تاسف سے دیکھا۔

"تو پھر؟۔۔بس اس پر قائم رہو!" سانی نے کہا تو دانین نے کوئی جواب نہ دیا۔ سانی نے گہرا سانس لیا۔

"اچھا۔۔ویسے تمہاری دوست کہاں ہے؟۔۔وہ نہیں آئی؟" سانی نے بات بدلنے کو کہا تو دانین جھٹکے سے اٹھی۔

"پتا نہیں۔ میں خود اس کا انتظار کر رہی ہوں۔ نا جانے کہاں ہے؟" گم سم لہجے میں دانین نے کہا تو سانی چونکا۔

"کہاں جائے گی؟ آجائے گی۔ فکر نہیں کرو۔" سانی نے اسے تسلی دینے کے لیے کہا جس نے محض سر ہلا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

4 مہینے بعد۔۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ صدافہ سب میں گھل مل گئی تھی۔یوسف سے بھی اب آرام سے بات کر لیتی تھی جو یوسف کی کوششوں کی وجہ سے ہی ہوا تھا۔سب جیسے اپنی معمول کی روٹین پر آ گئے تھے۔صدافہ ،ماءل اور یوسف نے واپس یونی جوئن کر لی تھی۔سانی نے ایم بی اے میں داخلہ لے لیا تھا لیکن ساتھ ساتھ وہ عیسی 'کا بزنس بھی سنبھال رہا تھا جو دانین کے بہت بار کہنے اور صدافہ کی گزارش کے آگے مجبور ہو کر جوئن کرنا پڑا۔ لیکن وہ محض امانت کے طور پر سنبھال رہا تھا اور سارا پروفٹ پوری ایمان داری کے ساتھ بینک میں ٹرانسفر کر دیتا کہ یہ سب دانین کے بچے کی امانت ہے۔اور اس سارے کیش پر صدافہ اور دانین کا حق ہے۔جو مرضی کریں۔ سب دانین کا خوب خیال رکھ رہے تھے۔جس وجہ سےلے دانین کی صحت بہت اچھی تھی۔جو کوئی مارکیٹ جاتا ڈھیروں سامان اٹھا لاتا۔ماءل اور یوسف کو نیٹ پر جو چیز

بچے کے لیے نظر آتی فوراً آڈر کر دیتے۔ کمرا سیٹ کرنے میں تو سارے پیش پیش تھے۔ جس کے نتیجے میں پورا کمرا بھر چکا تھا۔ ہر چیز تھیم کے مطابق سیٹ کر رہے تھے۔ دانین ان کی تیاریاں دیکھ دیکھ کر مسکراتی رہتی۔ دانین نے بھی اپنا خیال رکھنا شروع کر دیا تھا۔ اور کسی حد تک صبر بھی آگیا تھا لیکن پرانی دانین واپس نہیں آئی تھی۔ خاموش خاموش رہتی، کتنے گھنٹے کمرے میں بند عیسی 'کی چیزوں میں گھس کر پتا نہیں کیا کرتی رہتی۔ سانی کو تشویش بھی ہوئی تھی اس کی حرکتوں پر لیکن اپنے خدشات کو چھپاتے ہوئے اس نے محض سرسری سا اس کے بارے میں پوچھا تو مسکرا کر ٹال دیا جس پر سانی کی تشویش اور بڑھ گئی تھی۔ پتا نہیں یہ لڑکی کن چہروں میں تھی ؟۔۔ اس سب کے دوران ایمان کا ابھی تک کچھ پتا نہیں چلا تھا۔ جس کی وجہ سے جہاں دانین کو اس کی قطعی تعلقی پر دکھ ہوا وہیں پریشانی بھی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"دانی وہ تمہیں اماں بلا۔۔" سانی بنا دروازہ ناک کیے کہتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا جب دانین نے اس کو دیکھ کر فوراً سے ہاتھ میں پکڑی ڈائری اپنے پیچھے کرلی تو سانی ایک دم چپ ہو گیا اور مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"میں آرہی ہوں۔" اپنے حواس قابو میں کرتے دانین نے بمشکل مسکرا کر کہا۔

سانی کے ماتھے پر ایک دم پریشانی کا جال بنا اور زیرک نظروں سے اس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا جس پر بے چینی اور اضطراب کافی نمایاں تھا۔

"کیا چھپا رہی ہو دانی؟" دانی نے سخت لہجے میں پوچھا۔ تو دانین کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا جو سانی کی نظروں مخفی نہ رہ سکا۔

"کچھ نہیں ہے سانی! تم جاءو۔ میں آرہی ہوں۔" دانین نے بھی اپنا لہجہ مضبوط کر لیا لیکن سانی نے شاید سنا ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھاءو مجھے!" سختی سے کہتے سانی نے دانین کی جانب قدم بڑھائے جو یک دم پیچھے ہوئی۔

"نہیں!" تیزی سے چہرہ نفی میں ہلایا اور ڈائری پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔

"دانی میں کہہ رہا ہوں دیکھاؤ مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا!" تیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سانی نے دانین کے پیچھے سے ڈائری جھپٹنی چاہی تبھی کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تو آواز پر دونوں کی نظریں دروازے کی جانب اٹھیں تو دونوں خو حیرت کا جھٹکا لگا۔ دانین کے ہاتھ بے جان ہوئے تو ڈائری نیچے گر گئی۔ گرنے کی آواز پر سانی نے چونک کر پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جو جس کی نظریں اس وجود پر ساکت تھیں جبکہ سرخ ہوتی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا۔ پھر ایک نظر زمین پر گری ڈائری کو دیکھا جس کا گرنا شاید وہ نوٹ ہی نا کر سکی۔ سانی نے احتیاط سے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھائے۔ وہ اس کی بے خبری سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ جبکہ دانین اس کی حرکت کا نوٹس لے سکی۔ وہ تو بس اس شخص کی موجودگی پر یقین کرنا چاہتی تھی جو دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دانین!" ایمان کی بھیگی آواز پر دانین جیسے ہوش میں آئی اور بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی۔ آنکھوں میں جما ہوتا پانی لکیر کی صورت بہہ نکلا۔ ایمان نے دانین کو زور سے خو میں بھینچ لیا۔ اس کی خود بھی آنکھیں نم اور بے انتہا سرخ تھیں۔ سانی نے دانین کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈائری اٹھالی اور اپنے پیچھے چھپا کر سائڈ سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے لیے اس وقت سب سے اہم اس کے بارے میں جاننا تھا۔ دس منٹ بعد جب آنسو تھمے تو دونوں الگ ہوئیں۔ ایمان نے اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھایا اور اس کے آنسو صاف کیے لیکن دانین نے اس کا ہاتھ جھڑک دیا اور خفگی سے اسے دیکھا۔

"کہاں تھی تم ایمان؟ مجھے تمہاری ضرورت تھی۔ میں تمہارا انتظار کرتی رہی لیکن تم نہیں آئیں۔ جاءو ایمان! مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔ چلی جاءو" دانین نے کہتے ہی رخ موڑ لیا تو ایمان کو بے چینی ہوئی۔ فوراً اٹھ کر دانین کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

"میں مجبور تھی دانین!۔۔بہت مجبور۔"ایمان نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ کہا تو

دانین نے ناراضگی سے اسے دیکھا۔

"ایسی بھی کیا مجبوری تھی ایمان کہ تم مجھے پوچھنے بھی نا آئیں؟بتاءو مجھے!"

"دانین وہ منہا۔۔"ایمان کہتے کہتے رکی تو دانین نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا منہا؟۔۔کیا ہوا منہا کو؟کہاں ہے وہ؟ٹھیک تو ہے نہ؟"دانین نے بے چینی

سے پوچھا تو ایمان نے سرد سانس کھینچی۔

"منہا گھر پر ہی ہے لیکن دانین۔وہ ٹھیک نہیں ہے!"یہ کہتے ہوئے ایمان کی آواز

بھیگ گئی تھی۔

"ک۔۔کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"دانین!۔منہا کے والدین کا بہت جلدی انتقال ہو گیا تھا۔اس کے پاس ایک بھائی

کے علاوہ کوئی اور رشتہ نہیں تھا۔اس کا بھائی دبائے میں رہتا تھا۔چار مہینے پہلے اس

کی یہاں کی فلائٹ تھی۔لیکن راستے میں پلین کریش ہو گیا اور وہ وفات پا گئے۔

منہا دیوانی تھی اپنے بھائی کے لیے۔اس کی موت نے اس کو توڑ دیا ہے۔بہت مشکلوں سے اسے سنبھالا ہے۔بہت مشکلوں سے۔اب بالکل چپ ہو کر رہ گئی ہے ۔پرانی منہا کھو گئی ہے!" یہ کہتے ساتھ ہی ایمان کی آنکھوں میں پانی جما ہونے لگا۔

"نہیں دیکھی جاتی مجھ سے اس کی یہ حالت۔۔۔تم دونوں مجھے بہت عزیز ہو۔تم دونوں کی یہ حالت مجھ سے نہیں دیکھی جاتی۔" بے بسی سے کہتی ایمان نے اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرا دیا۔دانین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ایمان اللہ کے کاموں اور حکمتوں کے آگے انسانی ذہن کچھ نہیں۔اللہ کے فیصلوں کو قبول کر لینے میں ہی بہتری ہے۔جس طرح ہم نے کر لیا ہے۔منہا بھی کر لے گی۔" دانین نے سنجیدگی سے کہا تو ایمان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بس تمہاری اور منہا کی فکر ہے۔میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ جلد یہ آزمائش ختم کرے۔اور تم دونوں کو ڈھیر ساری خوشیاں نصیب کرے۔آمین!" ایمان کی آنکھوں میں خلوص اور محبت بہت نمایاں تھی۔دانین پھیکا سا مسکرا دی۔عیسی' کے

بغیر اب اس کی ہر خوشی ادھوری تھی۔اس کے بغیر اب سیدہ دانین رحمان ادھوری تھی۔

"منہا کو ساتھ لے آتی۔اکیلا کیوں چھوڑ کر آئی ہو اسے؟"دانین سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو ایمان نے گہرا سانس لیا۔اور خود کو بولنے کے لیے تیار کیا۔

"دانین مجھے تم سے ضروری بات کرنا تھی۔"ایمان کے سنجیدہ لہجے پر دانین چونکی۔

"ہاں۔کہو!"

"دانین۔۔منہا اکیلی ہو کر رہ گئی ہے۔میں چاہتی ہوں کوئی ایسا اس کی زندگی میں آئے جو اس کی زندگی میں رنگ بھر دے۔اس کو اس کے خول سے نکال دے۔پرانی والی منہا مجھے واپس لا دے۔۔۔اور یہ کام صرف ایک انسان کر سکتا ہے۔"

ایمان کہتے کہتے چپ ہوئی اور دانین کو دیکھا جو غور سے اسے ہی سن رہی تھی۔اس کی آخری بات پر دانین نے الجھ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کون؟"

"یوسف!۔۔دانین کیا ایسا ممکن ہے؟۔پلیز دانین انکار مت کرنا۔میں بہت امید سے آئی ہوں۔"دانین اس کی بات بری طرح الجھ گئی تھی۔اس کو سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہے۔

"یوسف؟"دانین کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز ایمان نے سنی تو ایک گہرا سانس لیا۔

"منہا بہت پسند کرتی ہے یوسف کو۔اپنے جذبات سے گھبرا کر وہ روتی تھی۔دانین!۔۔مجھے لگتا ہے یوسف ہی وہ شخص ہے جو مجھے پرانی منہا واپس لا کر دے سکتا ہے۔پلیز بتادو۔کیا ایسا ممکن ہے؟"ایمان نے کھٹے ہو کر وضاحت کی تو اس کی بات پر دانین سکتے میں آگئی۔اس کو اس بات کی بالکل توقع نہیں تھی۔وہ بہت بری طرح پھنس چکی تھی۔اپنی دوست کا دل دکھانا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے علاوہ کوئی اور

www.novelsclubb.com

راستہ بھی نہیں بچا تھا اس کے پاس۔وہ بے بس ہو گئی تھی۔دانین نے ایک نظر ایمان کو دیکھا جس کے چہرے پر بے چینی ہی بے چینی تھی۔

"منہا بہت اچھی ہے۔مجھے اپنی بہن کی طرح عزیز ہے لیکن۔۔"یہ کہہ کر وہ رکی تھی۔اور ایمان کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

"لیکن کیا؟"

"یوسف کا صدافہ سے نکاح ہو گیا ہے۔"دانین نے دھیمی آواز میں کہہ کر سر جھکا دیا۔جبکہ ایمان پہلے حیران ہوئی پھر پھیکا سا مسکرا دی۔اس مسکراہٹ میں درد تھا، مایوسی تھی۔اور آنکھوں میں کچھ ٹوٹ جانے کی کرچیاں تھیں۔

"مبارک ہو تمہیں!"ایمان نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے۔اور آنکھیں فرش پر جمی تھیں۔دانین اس کے پاس آکر بیٹھ گئی اور دھیرے سے بولی۔

"تمہیں برا لگا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں!" جھکے سر کے ساتھ ہی ایمان نے جواب دیا۔

"ایمان! منہا کے نصیب میں یوسف نہیں تھا۔ یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔ منہا کا نصیب کوئی اور ہوگا اور وہی اس کے لیے بہترین ہوگا۔" دانین ایمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو ایمان نے سر اٹھایا۔

"لیکن دانین۔۔ منہا بہت چھوٹی ہے۔ حساس ہے۔ میرے پاس یوسف کے نام پر ایک امید تھی۔ اب وہ بھی نہیں رہی۔ میں کیا کروں؟" ایمان نے بے بسی سے کہا۔

"تم کچھ نہ کرو۔ سب اللہ کے حوالے کر دو۔ وہی سب دیکھ لے گا۔ ایمان! صدافہ بھی چھوٹی ہے۔ اس کا دکھ دگنا ہے۔ بھائی اور ماں کو ساتھ کھویا ہے۔ وہ سنبھل سکتی ہے تو منہا کیوں نہیں جبکہ اس کے پاس تم لوگ بھی ہو۔ اس کو بس وقت دو۔"

دانین نے کہا تو ایمان نے سر اثبات میں ہلا دیا۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی اس کے نمبر پر کال آنے لگی۔ پاس پڑا بیگ اٹھایا اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ٹٹولہ اور

www.novelsclubb.com

اندر سے موبائل نکالا۔جس کی سکرین روشن تھی جبکہ اس پر "ماں کالینگ" جگمگا رہا تھا۔ایمان نے گہرا سانس لے کر کال اٹھائی۔

"جی امی؟"دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو ایمان نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور ماتھا مسلا۔

"جی۔آرہی ہوں۔بس نکل رہی۔اوکے۔۔۔اللہ حافظ!"ایمان نے کہہ کر فون بند کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔دانین بھی اس کی دیکھا دیکھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا؟"

"منہا اٹھ گئی ہے۔دوائی نہیں کھا رہی۔اس لیے بس اب نکلوں گی۔میرے علاوہ کسی سے نہیں کھاتی۔"ایمان نے کہہ کر دانین کو گلے لگالیا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری دانین!اس وقت تمہیں میری ضرورت تھی اور میں اپنے مسئلے لے کر بیٹھ گئی۔مجھے معاف کر دو۔"ایمان نے گلے لگے ہی دھیمی آواز میں کہا تو دانین نے اسے کی پیٹھ تھپتھپائی۔

"لیکن مجھے لگتا ہے کہ تمہیں میری اس وقت زیادہ ضرورت تھی۔" دانین نے نرم آواز میں کہا تو ایمان نے اسے خود میں زور سے بھینچ لیا۔

"آئی لو یو!۔"

"می ٹو!" یہ کہہ کر دونوں مسکراتی ہوئی الگ ہوئیں۔ ایمان مڑ کر جانے لگی اس کے پیچھے ہی دانین بھی چلی لیکن کونے پر پڑے کپڑے دیکھ کر ایمان رکی تو دانین کو بھی رکنا پڑا۔

"دانین یہ کس کے ہیں؟" ایمان نے کونے کی طرف اشارہ کر کے دانین سے کہا جہاں نیو بورن بچوں کے کپڑے پڑے تھے۔ جو صبح یوسف لے کر آیا تھا۔ دانین نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو مسکرا دی تو ایمان نے پہلے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا اور پھر کپڑوں کو۔ دماغ میں فوراً کچھ کلک ہوا تو ایک حیرت کا سمندر ایمان کی آنکھوں آسمایا۔

www.novelsclubb.com

"سچ میں ؟" ایمان نے شاکی انداز میں پوچھا تو دانین نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

ایمان بھاگتی ہوئی آئی اور دانین کو زور سے گلے لگا لیا۔

"اف دانین ! آئی ایم سو ہیپی فار یو !" ایمان نے اس سے الگ ہو کر پر جوش انداز میں کہا تو دانین ہنس دی۔

"مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا بد تمیز !" ایمان دانین کے کندھے پر ہلکا سا مارا۔

"یار میں بتانے والی تھی لیکن ذہن سے نکل گیا۔"

"اللہ تمہیں بہت ساری خوشیاں دے میری دوست !" ایمان نے سچے دل سے کہا۔ تو دانین مسکرا دی۔

"چلو۔ اب میں نکلتی ہوں۔ اگلی بار پورے اہتمام سے آؤ گی۔" ایمان نے کمرے سے نکلتے ہوئی کہا تو دانین بھی مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔

"پلیز میرے نوٹس دے دیں مجھے پڑھنا ہے۔" وہ دونوں ڈرانگ روم کے پاس سے گزر کر باہر جا رہے تھے جب صدافہ کی آواز پر دونوں کی نظریں ڈرانگ روم

www.novelsclubb.com

کی جانب اٹھیں جہاں صوفے پر صدافہ بیٹھی تھی جبکہ صوفے کے پیچھے یوسف ہاتھ میں نوٹس لیے کھڑا تھا جو یقیناً صدافہ کہ تھے۔

"یار میں نے منع کب کیا ہے؟ لے لو!" یوسف نے اطمینان سے کہا لیکن اس کے ہاتھ آگے کرنے پر پیچھے کر دیتا۔ صدافہ اس سے بات کر لیتی تھی لیک فطری شرم حیا کی وجہ سے وہ یہ نوٹس اس سے چھین نہیں سکتی تھی نہ پورے گھر میں اس کے پیچھے بھاگ سکتی تھی جیسے ماءل بھاگتی تھی۔ بات کرتے یوسف کی نظریں ڈرائنگ روم کے دروازے کی جانب اٹھیں جہاں ایمان کھڑی تھی۔ یوسف کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

"ارے ایمان آپا آپ؟ اسلام علیکم! کیسی ہیں؟" یوسف نے مسکراتے ہوئے ایمان سے کہا۔

"!سلام علیکم!" صدافہ نے بھی سلام کیا۔ ایمان نے ایک نظر صدافہ کو دیکھا جو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اورنج اور ریڈ سوٹ کا کانٹراسٹ سوٹ میں صدافہ کے پٹھانی

www.novelsclubb.com

نقوش کھلے کھلے لگ رہے تھے۔ چہرے پر معصومیت سجائے شاید جواب کی منتظر تھی۔ پھر ایک نظر یوسف کو دیکھا جو براؤن شلوار قمیض پر براؤن ہی لیدر کی جیکٹ اوڑھے بہت جاذب اور پرکشش لگ رہا تھی۔ آج اس کی آنکھوں میں ایمان نے الگ ہی چمک دیکھی تھی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ آج ایک الگ ہی چھاپ تھی۔ دونوں بہت مکمل لگ رہے تھے۔ ایک اداس سی مسکراہٹ ایمان کے لبوں پر بکھر گئی۔

"وعلیکم السلام! ٹھیک۔" یہ کہہ کر وہ رکی نہیں تھی۔ باہر نکلتی چلی گئی۔ یوسف اس کے ردعمل پر حیران تھا۔ جبکہ دانین نے گہرا سانس لیا۔

"ان کو کیا ہوا؟" یوسف نے حیرت سے پوچھا تو دانین نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ بس تھوڑا ڈسٹرب ہے۔ ٹھیک ہو جائے گی۔ اور تم تنگ نہیں کرو اسے۔ نوٹس واپس کرو۔" دانین نے آخر میں سختی سے صدافہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو یوسف دھیرے سے ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

رات کا پہر تھا۔چاند کی چاندنی کھڑکی چھن سے آتی ہوئی اس کے وجود پر پڑھ رہی تھی جو سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا تھا۔اس کے سامنے ایک کتاب کھلی تھی۔مدھم روشنی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھانے میں ناکام تھی۔خاموش ماحول میں اس کی سانسوں کی مدھم آواز کے علاوہ گھڑی کی "ٹک ٹک" گونج رہی تھی۔اس کی آنکھیں تیزی سے اوپر سے نیچے سفر کر رہی تھیں۔ایک دم اس کے ملتے لب ساکت ہوئے اور دائیں ہاتھ سے ڈائری بند کر دی۔کچھ دیر ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہنے کے بعد اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا۔کچھ تھا جسے یہ قبول نہیں کر پا رہا تھا۔پھر ایک دم اس نے اپنے سامنے سے کتاب اٹھائی اور کمرے سے نکلتا چلا گیا

www.novelsclubb.com

۔

کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر اس دروازہ ہلکا سا ناک کیا تو اگلے ہی لمحے کلک کی آواز سے دروازہ کھل گیا۔کھلے دروازے سے دانین کا بے تاثر چہرہ نمودار ہوا۔

"میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔" دانین نے سنجیدگی سے کہا۔

"مجھے سب بتاؤ دانین!" سانی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا تو دانین نے گہرا سانس کیا۔

"چلو سٹڈی میں۔" اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے دانین نے کہا تو سانی خاموشی سے اسکے پیچھے چل دیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

جاری ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com